

## 133289- جھوٹ بولتے ہوتے یہ کہہ دیا کہ میں نے پہلے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے اور پھر تین بار کسی کی طرف سے حج کیا

سوال

مجھے کسی نے کہا: کیا تم نے حج کیا ہے؟ میں نے کہہ دیا: ہاں، حالانکہ میں نے حج نہیں کیا ہوا تھا، اور اس طرح میں نے تین سال تک مسلسل حج بدل کیا مجھے حکم کا بھی پتہ تھا کہ حج بدل کرنے والے کیلئے پہلے اپنی طرف سے کرنا ضروری ہے، تو اب مجھ پر کیا لازم ہے اور میرے لئے کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

پہلی بات:

یہ توضیح ہے کہ جو کچھ بھی آپ نے کیا جھوٹ اور دھوکہ دی ہے، اس کی وجہ سے حج بدل کروانے والے کا حج موخر ہو گا، اس لئے واجب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، اور جو کچھ آپ نے کیا اس پر پشیمان بھی ہوں۔

دوسری بات:

کسی کیلئے کہ جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے حج کرنے سے پہلے کسی کی طرف سے حج کرے، اگر اس نے اپنا حج کرنے سے پہلے کسی کی طرف سے حج کیا تو یہ حج اُسی کی طرف سے ہو گا، اور اسے وصول کی ہوئی رقم واپس کرنی ہوگی۔

ابن قادمہ رحمہ اللہ کستہ میں:

"جس نے کسی کی طرف سے حج کیا اور اس نے اپنی طرف سے حج نہیں کیا ہوا تھا، تو وہ وصول کی ہوئی رقم واپس کریگا اور یہ حج اُس کی اپنی طرف سے ہو گا" ، یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ: جس نے حجۃ الاسلام پہلے نہیں کیا، وہ کسی دوسرے کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا، اور اگر اس نے پھر بھی کیا تو اس کا احرام اپنے ہی حجۃ الاسلام کا ہو گا، امام شافعی، اوزاعی، اور اصحاب اسی بات کے قالیں ہیں۔

اسکی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنًا: "میں شبر مرد کی طرف سے حاضر ہوں" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ شبر مرد کون ہے؟) تو اس نے کہا: میرا عزیز ہے، آپ نے فرمایا: (کیا تم نے بھی حج کیا ہے؟) اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: (تو یہ حج اپنی طرف سے کرو، پھر بعد میں شبر مرد کی طرف سے کرنا) احمد، ابو داود، اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں

جب یہ ثابت ہو گیا: تو اسے وصول کی ہوئی رقم واپس کرنا ہو گی، اس لئے کہ انکی طرف سے حج نہیں ہوا، تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے ان کی طرف سے حج کیا ہی نہیں۔"

"المفہی" (3/102)

مذکورہ بالابیان کے بعد پتہ چلا کہ پہلا حج آپ کی طرف سے ہو گی، اور اس پہلے حج کی رقم واپس کرنا لازمی ہے، یا پھر اس سال تم انکی طرف سے حج کر دو، اگر حج کی استطاعت نہیں ہے تو تم کسی کو رقم دے کر حج کرنے کیلئے بھیج دو، جبکہ دوسرے اور تیسرا سے حج میں نیابت ٹھیک ہے: اس لئے کہ وہ پہلے حج کے بعد آپ نے کیا جو کہ آپ کی طرف سے فرض ادا ہو گیا۔

تیسری بات:

کسی کلیئے یہ جائز نہیں کہ حج کرنے کا مقصد حصول مال ہو، بلکہ اسکا مقصد حج اور مشاعر مقدسہ میں پہنچا ہو، اور اپنے بھائی کی طرف سے حج کر کے اسکی خیر خواہی مطلوب ہو، چنانچہ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کرتے ہیں:

"حج میں کسی کی طرف سے نیابت کرنا سنت رسول میں موجود ہے، اس لئے کہ ایک خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اور کہا: اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے والد پر ابھی باقی ہے، اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سختا تو کیا میں اسکی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: (ہا)۔"

اور حج میں رقم کے بدے میں نیابت کرنے کے بارے میں یہ ہے کہ: اگر انسان کا مقصد صرف رقم کا حصول ہے تو اس کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کرتے ہیں: "جس نے صرف اس لئے حج کیا کہ کھانے پینے کو مل جائے گا، تو اس کلیئے آخرت میں کچھ نہیں ہے" اور جو اس لئے رقم لیتا ہے تاکہ حج کر سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے نیابت کرنے کلیئے رقم و حصول کرتے ہوئے نیت یہ ہو کہ یہ رقم اس کلیئے حج کے دوران مددگار ہو گی، اور یہ بھی نیت کرے کہ جس کی طرف سے حج کر رہا ہے اسکی ضرورت پوری ہو گی، اس لئے کہ جو حج بدل کرو رہا ہے وہ ضرورت مند ہے، اور اسے خوشی ہوتی ہے جب اسے کوئی حج بدل کرنے والا ملتا ہے، اس لئے حج بدل کرنے والے کو حج کی ادائیگی کے ذریعے احسان کی نیت کرنی چاہئے"

"نقائص الباب المحتوح" (السؤال 6/89)

انہوں نے مزید کہا:

"بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگ دوسروں کی طرف سے حج صرف اور صرف مال کمانے کی غرض سے کرتے ہیں، اور یہ ان کلیئے حرام ہے؛ اس لئے کہ عبادات کو دنیا کمانے کی غرض سے نہیں کیا جاسکتا، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحِيَاةَ الدُّنْيَا وَذِيَّهَا نُوفِّرْ لِيَتَمْ أَغْنَاهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُنْجِحُونَ。أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَثَارٌ وَحَطَّاتٌ صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَغْلُبُونَ)

ترجمہ: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہے تو ہم ایسے لوگوں کو دنیا میں ہی ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے دیتے ہیں اور وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہتے [15] یہی لوگ ہیں جن کا آخرت میں آگ کے سوا کچھ حصہ نہیں۔ جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ برباد ہو جائے گا اور جو عمل کرتے رہے وہ بھی بے سود ہوں گے۔ ہود/15، 16

(فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبِّنَا فِي اللَّهِ نَبِأَ وَنَاهِيَ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقِ

ترجمہ: پھر لوگوں میں کچھ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں: "اے ہمارے پروردگار! ہمیں سب کچھ دنیا میں ہی دے دے۔" ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ بقرہ/200

اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کوئی ایسی عبادت قبول نہیں کرتا جس کا مقصد اللہ کی ذات نہ ہو، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گاہوں کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے سے روکا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: (جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے، تو تم اسے کہو: اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے)، چنانچہ اگر عبادت گاہ کو جائے تجارت بنانے پر اس کے خلاف بدعا کی جا رہی ہے کہ اللہ تمہاری تجارت میں نفع نہ دے، تو اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے عبادت کو ہی ذریعہ تجارت بنایا، گویا کہ اس نے حج کو سامان تجارت بنادیا ہے، یا جیسے اس نے کسی کا گھر یا دیوار بناتے ہوئے اس نے اپنی پیشہ و رانہ مہارت دیکھائی ہے!! آپ دیکھو گے کہ جسے آپ نائب بنانا چاہتے ہو وہ اس پر بھاؤ لگانا شروع ہو جاتا ہے، کہ یہ رقم تو تحوڑی ہے! مجھے فلاں شخص اس سے زیادہ دے رہا تھا!، یا فلاں نے مجھے حج کلیئے اتنی رقم دی تھی!، وغیرہ وغیرہ، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس شخص

نے عبادت کو ایک پیشہ بنایا ہے، اسی لئے ضمیل فضاء نے صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ : کسی شخص کو اجرت دے کر حج بدل کروانا درست نہیں ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہیں : جو شخص بھی حج مال کے حصول کیلئے کرتا ہے اس کے لئے آخرت میں کچھ بھی نہیں، ہاں اگر کسی دینی مقصد سے وہ رقم یافتا ہے، مثال کے طور پر اسکی نیت ہے کہ میں اپنے بھائی کی طرف سے حج کر کے اسے فائدہ پہنچاؤں گا، تو ٹھیک ہے، یا اسکا مقصد مشاعر میں پہنچ کر زیادہ سے زیادہ عبادت، ذکر کرنا ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، یہ نیت درست ہے " ۔

جو لوگ حج میں نیابت کرنے کیلئے کسی سے رقم لیتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت خالص کر لیں، انکا مقصد بیت اللہ کا حج کرنا ہو، اللہ کا ذکر اور دعائیں کرنا انکا مقصد ہونا چاہئے، اور ساتھ میں ایک مسلمان کی حاجت کو پورا کرنا بھی مقصد میں شامل ہونا چاہئے، انہیں چاہئے کہ مال کمانے کی نیت سے دور ہو جائیں، لہذا اگر انکی نیت صرف مال کمانا ہے تو ان کیلئے نیابت کرتے ہوئے رقم کی وصولی درست نہیں ہے، چنانچہ جوں ہی انکی نیت درست ہوگی تو جو کچھ بھی انہیں دیا جائے گا وہ اسی کا ہے، الا کے باقی نفع جانے والی رقم کی وصولی کیلئے شرط لگادی جائے " انتہی ۔

"الصیاء اللامع من الخطب الجواب" (477/2, 478)

والله اعلم .